نام ....

جماعت ....

وصیت نمبر ....

تاریخ وصیت ....

اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ

الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے“

بانیٔ جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ جاری کردہ عظیم الشان
آسمانی نظام ”الوصیت“ میں شمولیت کے لئے

وصیّت فارم

یہ وصیت فارم صرف ان انڈین نیشنل (NRI) افراد کے لئے ہے جو بیرون ممالک میں مقیم ہیں یا ایسے انڈین نژاد افراد کے لئے ہے جن کے پاس PIO (Person of Indian Origin) کارڈ یا OCI (Overseas Citizenship of India) کارڈ موجود ہے۔

ھدایات

١ وصیت تحریر کرنے سے پہلے رسالہ الوصیت، ضمیمہ اور فیصلہ جات کو پڑھ یا سن لینا چاہئے اور اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ وصیت کی سب سے مقدم شرط یہ ہے کہ موصی نیک، پابند احکام شریعت، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا سچا اور پاک وصاف مخلص احمدی ہو۔

٢ وصیت تندرستی کی حالت میں کی جاوے۔ مرض الموت کی وصیت منظور نہ ہوگی۔

٣ جس وصیت میں جائیداد غیر منقولہ درج ہو اس پر حتی الوسع موصی کے ورثاء اور شرکاء کے دستخط ہونے چاہئیں۔

٤ عورت کی وصیت پر اگر اس کا خاوند زندہ ہے تو اس کی گواہی درج ہونی چاہئے۔ حق مہر بھی عورت کی جائیداد ہے جو شامل وصیت ہونا چاہئے۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ خاوند سے وصول ہو چکا ہے یا اس کے ذمہ ہے۔ زیورات کی تفصیل میں زیور کا نام، وزن اور اندازاً قیمت درج کی جائے۔ اسی طرح خاوند کی ماہوار آمد بھی درج کی جائے۔ اور خاوند کے موصی ہونے کی صورت میں اس کا وصیت نمبر بھی درج کیا جائے۔

٥ جس وصیت میں جائیداد غیر منقولہ درج ہو اس کو اپنے علاقے کے سب رجسٹرار سے سرکاری طور پر رجسٹرڈ کروالینی چاہئے۔ جن موصیان کے لئے جائیداد غیر منقولہ کی وصیت کرنے میں کوئی قانونی روک ہو وہ جس قدر جائیداد کی وصیت کرنا چاہتے ہیں اسے اپنی زندگی میں ہی صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کے نام ہبہ کر دیں اور جائیداد موہوبہ کا داخل خارج صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کے نام کروا کر منظور شدہ انتقال کی باقاعدہ نقل بھجوا دیں۔ اگر ہبہ مذکورہ میں دقّت ہو تو جس قدر جائیداد وصیت کے وقت موجود ہے اس کی تفصیل مع جائے وقوع وغیرہ وصیت میں تحریر کر کے اس کی بازاری قیمت درج کر دی جائے۔ یہ قیمت موصی کو اپنی مقامی انجمن کے مشورہ سے درج کرنی چاہئے اور علیحدہ کاغذ پر مقامی پریذیڈنٹ کی طرف سے تصدیق بھجوانی چاہئے کہ بازاری ریٹ کے لحاظ سے صحیح قیمت لگائی گئی ہے نیز یہ بھی تصدیق ہو کہ اس کے علاوہ موصی کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔

٦ ہر ایک موصی کا فرض ہوگا کہ حسب قواعد اپنی جائیداد غیر منقولہ کی آمد پر چندہ حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا کرے۔ ہر موصی کو اپنی جائیداد کے علاوہ اپنی ماہوار آمد پر بھی حصہ وصیت ادا کرنے کا اقرار کرنا چاہئے اور حسب وصیت چندہ حصہ آمد ماہ بماہ ادا کرنا چاہئے۔ نیز ہر موصی کا یہ بھی فرض ہوگا کہ اپنی کل سالانہ آمدن کی اطلاع ہر سال بمطابق جدول 'ج' صیغہ بہشتی مقبرہ کو بھجوائے۔ اگر موصی بیرون بھارت رہائش پذیر ہے تو یہ فارم اور فارم 'ج' محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ برائے امور بھارت، نیپال، بھوٹان کے توسط سے قادیان بھجوایا جائے۔

٧ حصہ آمد کی ادائیگی بمطابق وصیت تاریخ تحریر/منظوری سے شروع ہوگی۔ خواہ سرٹیفکیٹ بعد میں کسی وقت ملے۔

٨ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہو جانے کے چھ ماہ بعد تک حصہ آمد ادا نہیں کرے گا یا ادائیگی شروع کر کے پھر بند کر دے گا اور دفتر مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان سے معذوری بتا کر اجازت بھی حاصل نہیں کرے گا۔ اس کی وصیت قابل منسوخی ہوگی۔

٩ صدر انجمن احمدیہ کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ کوئی وصیت منظور کرنے سے انکار کر دے یا بعد منظوری بلاوجہ بتائے منسوخ کر دے اور صدر انجمن احمدیہ کا فیصلہ ہر صورت میں ناطق ہوگا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان ضلع گورداسپور- پنجاب)

Address:

Name...

Address...

....

Postal Code...

Mobile..

Email..

Address in India (if available):

Name..

Address..

....Pin Code..........................

Proof of Indian Nationality Valid Passport No.

....

(If Foreign National)OCI/POI Card No.....................

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

مسل نمبر						دفتری استعمال کے لئے	وصیت نمبر					

جماعتی ممبر کوڈ ....

میں .... ولد/بنت .... زوجہ ....

قوم .... پیشہ .... تاریخ پیدائش/عمر .... تاریخ بیعت ....

موجودہ پتہ .... ملک ....

مستقل پتہ .... ملک ....

میں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ .... حسب ذیل وصیت کرتا/کرتی ہوں۔

اوّل: میں حضرت میرزا غلام احمد مسیح موعودؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کا/کی پیرو ہوں اور ان کے تمام دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا/رکھتی ہوں۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا رسالہ الوصیت مجریہ ۲۴/دسمبر ۱۹۰۵ء ضمیمہ رسالہ الوصیت مورخہ ۶/جنوری ۱۹۰۶ء ریزولیوشن مجلس معتمدین صدرانجمن احمدیہ قادیان اجلاس اوّل منعقدہ ۲۹/جنوری ۱۹۰۶ء مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ تمام وکمال پڑھ/سن لیا ہے۔اور میں ان تمام ہدایات کا جو اس میں مندرج ہیں اپنے آپ کو پابند قرار دیتا/دیتی ہوں۔اور میں ان ہدایات کی روشنی میں وصیت کرتا/کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد نعش کو بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان میں دفن کرنے کے لئے قادیان پہنچایا جائے بشرطیکہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کی طرف سے ایسا کرنے کی مجھے یا میرے بعد میرے ورثاء کو اجازت حاصل ہو جائے اور نعش کو قادیان پہنچانے کے اخراجات اگر میں فوت ہونے سے پہلے خزانہ صدرانجمن احمدیہ قادیان میں جمع نہ کرا سکا/سکی تو میری جائیداد متروکہ میں سے وضع کئے جائیں لیکن ایسے اخراجات کا اثر اس حصہ جائیداد پر نہ پڑے گا جو میں اس وصیت کی رو سے صدرانجمن احمدیہ قادیان کو دیتا/دیتی ہوں۔

دوم: رسالہ الوصیت کے بعد جس قدر ہدایات یا احکام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے یا صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت یا مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کی طرف سے متعلق مقبرہ بہشتی یا موصیان جاری ہونگے ان ہدایات اور احکام کا جہاں تک وصیت سے تعلق ہے میں اور میرے ورثاء پابند ہونگے۔

سوم: میری وصیت جو میری آخری وصیت ہے ہر طرح صحیح اور قائم رہے گی خواہ میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن ہو سکے یا نہ ہو سکے۔

چھارم: میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا/کرتی ہوں کہ اپنی وصیت کے حوالے سے جس نوعیت کا چندہ بھی ادا کروں گا/گی وہ محض للہ ادائیگی ہوگی اور مجھے اور میرے کسی عزیز یا وارث کو کبھی اور کسی حالت میں اس ادا شدہ چندہ کی واپسی کے مطالبہ کا حق نہ ہوگا۔

پنجم: میں نے اپنی حیثیت کے لحاظ سے مبلغ .... روپے چندہ شرط اوّل کے طور پر اور مبلغ .... روپے اعلان وصیت کے لئے بذریعہ رسید نمبر .... مورخہ .... مقامی جماعت .... /خزانہ صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت میں ادا کر دیئے ہیں۔

نوٹ: یہاں وصیت کنندہ اپنی آمد، جائیداد اور شرح وصیت وغیرہ کا اندراج کرے۔ نیز کوئی اندراج مشکوک ومحکوک نہ ہو اور صاف ہو، دو قلموں یا سیاہیوں سے لکھا نہ ہو۔ یہاں پیشہ کی نوعیت، ملازمت سرکاری/نیم سرکاری، پرائیویٹ کی نوعیت، کاروبار/تجارت کی نوعیت وضاحت سے لکھیں نیز اگر طالب علم ہیں تو کلاس اور کورس لکھیں۔

''میں وصیت کرتا/کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے /1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔/اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔

جائیداد: نوٹ:- جائیدادوں کا اندراج کرتے ہوئے خسرہ نمبر (Survey Number)/حدود اربعہ ضرور تحریر کریں۔

اسی طرح طلائی زیورات کے اندراج کے وقت وزن اور کیرٹ کا بھی ذکر کیا جائے۔

زیورات کی قسم	وزن	کیرٹ

جائیداد کی قسم (اگر مشترکہ ہے تو درج کریں)	سروے نمبر

میرا گذارہ آمد از جائیداد، ملازمت، تجارت، خورو نوش (جیب خرچ) ماہانہ.................. روپے ہے۔(خاوند کی ماہانہ آمد.................. روپے)

میں تا زیست اپنی ماہوار/سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی /1 حصّہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا/رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا/رہوں گی۔اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا/کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا/کرتی رہوں گی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر/منظوری وصیت سے نافذ کی جائے۔''

گواہ شد	العبد/الامۃ	گواہ شد
دستخط ونشان انگوٹھا	دستخط ونشان انگوٹھا	دستخط ونشان انگوٹھا
نام ______________	نام ______________	نام ______________
ولدیت ______________	ولدیت/زوجیت ______________	ولدیت ______________
مکمل پتہ ______________	مکمل پتہ ______________	مکمل پتہ ______________

ضروری نوٹ: وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ۔اپنے دستخط یا مواہیر کے ساتھ نشان انگوٹھا ضرور لگا دیں۔اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں۔ اور مرد بائیں ہاتھ کا اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگاوے۔

تصدیق

(۱) میں پورے صدق اور دیانتداری سے تصدیق کرتا ہوں کہ جہاں تک میرا علم ہے وصیت کنندہ

مسمّی/مسماۃ ____________________ ولد، بنت/زوجہ ____________________

ساکن ____________________

جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے پابند احکام دین ہے اور تقویٰ طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا/والی ہے اور احمدی۔ خدا کو ایک جاننے والا/والی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والا/والی ہے اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا/والی نہیں ہے۔

(۲) جو کچھ وصیت کنندہ نے وصیت فارم میں اپنی جائیداد اور آمد درج کی ہے وہ درست ہے۔

دستخط مصدق نمبر ۱

نام ____________________

ولدیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

دستخط مصدق نمبر ۲

نام ____________________

ولدیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

مصدق نمبر ۳ دستخط صدر لجنہ (بصورت خواتین)

نام ____________________

بنت/زوجیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

تحریر خاوند بسلسلہ حق مہر

میں اپنی بیوی مسماۃ ____________________ کے حق مہر ____________________ روپے کا حصہ وصیت صدر انجمن احمدیہ

قادیان کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں میری اس وقت ماہوار/سالانہ آمد ____________________ روپے ہے۔

گواہ شد
دستخط و نشان انگوٹھا

نام ____________________

ولدیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

العبد
دستخط و نشان انگوٹھا

نام ____________________

ولدیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

گواہ شد
دستخط و نشان انگوٹھا

نام ____________________

ولدیت ____________________

مکمل پتہ ____________________

وصیت نمبر: ____________________

کوائف وصیت کنندہ

۱۔ نام وصیت کنندہ مع ولدیت/زوجیت	
۲۔ کیا نظام جماعت کے ساتھ اطاعت وتعاون اور احترام کی روح میں صف اوّل کے شمار ہو سکتے ہیں؟	
۳۔ ذیلی تنظیموں کے کام میں دلچسپی اور تعاون کا نمایاں جذبہ ہے؟	
۴۔ وصیت کنندہ کے خلاف کبھی کوئی تعزیری کارروائی تو نہیں ہوئی ؟ اس کی نوعیت واضح ہونی چاہئے۔	
۵۔ اس سے قبل وصیت کنندہ کی وصیت منسوخ/نامنظور تو نہیں ہوئی ؟	
۶۔ کیا دینی پردہ کے احکامات اور روح کی حفاظت کی جاتی ہے؟ صاحب اولاد مرد کی صورت میں بیوی اور بچیاں اگر کوئی ہوں تو دینی شعائر پردہ وغیرہ کی پابند ہیں؟	
۷۔ مالی لین دین اور معاملات میں کردار بے داغ ہے؟	
۸۔ متاہلی زندگی میں میاں بیوی کا نمونہ احمدیت کی تعلیمات کے منافی تو نہیں؟	
۹۔ ذریعہ معاش یا کاروبار ایسا اختیار تو نہیں کیا جو عرفاً یا شرعاً ناپسندیدہ ٹھہرتا ہو؟	
۱۰۔ وصیت سے قبل کوئی جائیداد بصورت ہبہ/تقسیم اگر اولاد یا کسی دوسرے کے نام منتقل کر چکے ہیں تو ذکر کریں کتنی جائیداد اور کب کی؟	
۱۱۔ گھر کے رہن سہن کے لحاظ سے کپڑوں، کھانے پینے اور روزمرہ کی سہولتوں پر اندازاً ماہوار اوسط خرچ فی کس کیا ہے؟	
۱۲۔ اگر کوئی ایسی جائیداد ہے جو وصیت کنندہ نے اپنے پیسوں سے اپنے بچوں یا کسی رشتہ دار یا واقف کار کے نام خریدی ہو تو اس جائیداد کی تفصیل مع قیمت لکھیں۔	
۱۳۔ والدین/اولاد یا خاوند/بیوی سے ترکہ میں ملنے والی جائیداد کی تفصیل بھی تحریر کریں کیا تمام ترکہ شامل وصیت کیا گیا ہے۔ اگر شامل نہیں کیا گیا تو کیوں؟	
۱۴۔ کیا وصیت کنندہ کے خاوند/بیوی، والد/والدہ کی وصیت ہے؟	
۱۵۔ (ا) موصی/موصیہ کی عمر ۶۰ سال یا زائد ہے تو تحریر کریں کہ ان کی زیادہ سے زیادہ ماہانہ یا سالانہ آمدن کیا رہی ہے؟ (ب) اس سے قبل وصیت کیوں نہیں کر سکے؟	
۱۶۔ وصیت کنندہ نے وصیت صحت کی حالت میں کی ہے؟	
۱۷۔ کیا اولاد وصیت کنندہ کی مالی اعانت کرتی ہے؟ اگر کرتی ہے تو کس قدر؟	
۱۸۔ وصیت کنندہ کے زیر کفالت کتنے افراد ہیں؟	

نوٹ: تمام سوالات کے جوابات واضح لکھیں۔

تصدیق مجلس عاملہ

1. وصیت کنندہ ہماری جماعت میں عرصہ .... سے لازمی چندہ جات باشرح باقاعدہ ادا کر رہا ہے اور بقایا دار نہیں ہے۔ نیز دیگر مالی تحریکات اور ذیلی تنظیم کے چندہ جات میں بھی حسب توفیق شامل ہے۔
2. ہم ممبران مجلس عاملہ تصدیق کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا کوائف اور جوابات درست ہیں۔ وصیت کنندہ وصیت کے نظام میں شامل ہونے کے قابل ہے۔

دستخط سیکرٹری مال   دستخط عہدیدار ذیلی تنظیم   دستخط امیر/صدر جماعت   دستخط نیشنل امیر/صدر جماعت

نظامِ خلافت اور نظامِ وصیّت میں گہرا تعلق

(ارشاد سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

''..... جہاں اس نظام میں شامل ہونے والے تقویٰ میں ترقی کریں گے وہاں جماعت کی مضبوطی کا باعث بھی بنیں گے۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے رسالہ الوصیّت میں دو باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد نظامِ خلافت کا اجراء اور دوسرے اپنی وفات پر آپ کو یہ فکر پیدا ہونا کہ ایسا نظام جاری کیا جائے جس سے افرادِ جماعت میں تقویٰ بھی پیدا ہو اور اس میں ترقی بھی ہو اور دوسرے مالی قربانی کا بھی ایسا نظام جاری ہو جائے جس سے کھرے اور کھوٹے میں تمیز ہو جائے اور جماعت کی مالی ضروریات بھی بااحسن پوری ہو سکیں اس لئے وصیّت کا نظام جاری فرمایا تھا۔ تو اس لحاظ سے میرے نزدیک میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ نظامِ خلافت اور نظامِ وصیّت کا بڑا گہرا تعلق ہے اور ضروری نہیں کہ ضروریات کے تحت پہلے خلفاء جس طرح تحریکات کرتے رہے ہیں آئندہ بھی اسی طرح مالی تحریکات ہوتی رہیں بلکہ نظامِ وصیّت کو اب اتنا فعال ہو جانا چاہئے کہ سو سال بعد تقویٰ کا معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہیں بلکہ بڑھیں اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں اور قربانیاں کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طرح کے معیار قائم ہونگے تو انشاء اللہ تعالیٰ خلافت حقہ بھی قائم رہے گی اور جماعتی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی کیونکہ متقیوں کی جماعت کے ساتھ ہی خلافت کا ایک بہت بڑا تعلق ہے۔''

(خطبہ جمعہ 6 راگست 2004ء خطبات مسرور جلد دوئم صفحہ نمبر 559 اور 560)

”ہر دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا“

(ارشاد سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

”... جب وصیّت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا۔ اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیّت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہوگی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلا پائے گا نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اُس کا احسان سب دُنیا پر وسیع ہوگا۔“ (نظامِ نو صفحہ نمبر 130)

دفتر مجلس کارپرداز قادیان

صدر انجمن احمدیہ قادیان (بھارت)